NOTIFICATION : 527/2023

DATE OF AWARD : 19/1/2023

Name of the scholar : ZIA UR RAHMAN

Name of the supervisor : DR.SYED TANVIR HUSSAIN

Name of the Department : Department of Urdu

Topic of Research : URDU MEIN KHUDNAWISHT SAWANEH "1980 TA HAAL

FINDNING : فائنڈنگ

اپنے اوپر گزرے حالات کو سنانا انسانی فطرت ہے۔ جب بھی انسان ایسا کرتا ہے تو اسے خوشی اور شادمانی ہوتی ہے۔اس طرح سے جب بھی کوئی شخص اپنی زندگی کی داستان ادب کے پیرائے میں بیان یا تحریر کرتا ہے تو اس کی اہمیت وافادیت بڑھ جاتی ہے جس کو ہم خودنوشت یا پھر آپ بیتی کہتے ہیں۔

اس کی مثالیں زمانہ قدیم کی تحریروں میں بھی ملتی ہیں۔ کیوں کہ اپنی زندگی کو منکشف کرنے کا چلن ہمیشہ سے انسانی زندگی کا حصہ رہا ہے۔ یہ روایت بھی کافی پرانی اور جیسے جیسے حالات تبدیل ہوتے گئے ویسے ویسے خودنوشتوں کے نمونے مختلف شکلوں میں منظر عام پر آنے لگے۔ جن کی مثالیں زمانہ قدیم کے تذکروں میں پائے جاتے ہیں۔ ویسے اردو میں خودنوشت کا باقاعدہ چلن بیسویں صدی کے آغاز میں ہوئی اور اردو نثر کا باقاعدہ طور سے حصہ بنی۔

خودنوشت کی تعریف محققین نے کچھ اس طرح سے بیان کی ہیں ''یہ کسی انسان یا شخص کی زندگی کے گزارے لمحات کی ایک ایسی سرگزشت ہوتی ہے جس کو کبھی کبھار انکساری کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے'' ہمارے نزدیک اس کی تعریف یوں ہوسکتی ہے کہ اپنی ذات کے حوالہ سے حقائق کے اظہار کرنے کا دوسرا نام خودنوشت یا آپ بیتی ہے۔

''اردو میں خودنوشت سوانح حیات 1980 تا حال'' اس مقالہ میں 80 سے قبل اور 80 کے بعد کی خودنوشتوں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس مقالہ میں ان خودنوشتوں کا پر زیادہ توجہ دی گئی ہے جو کی تحقیقی وتنقیدی دائرے میں نہیں آئے تھے۔ کچھ خودنوشتیں ایسی تھی جو منظر عام پر آنے کے باوجود بھی تحقیق وتنقید کا حصہ نہیں بن پائی تھیں جس میں ''دیکھ دنیا ہم نے'' (عابد سہیل) ''میں کیا مری حیات کیا'' (اطہر صدیقی) ''اپنی بیتی'' (اشفاق محمد خاں) وغیرہ شامل ہیں۔ مقالہ میں کل پانچ باب شامل ہیں۔ آخر میں ماحصل اور کتابیات بھی شامل ہیں۔ پہلا باب

خودنوشت سوانح، فن اور روایت ہے۔اس میں خودنوشت سوانح کی قدیم روایت پر مختلف زاویہ نظر سے تحقیقی وتنقیدی بحث کی گئی ہے۔دوسرے باب 80 کے پہلے کی خودنوشت سوانح ہے۔اس میں 80 کے پہلے کی خودنوشتوں کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔تیسرے باب'' 80 کے بعد کی خودنوشت سوانح''میں تحقیقی وتنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔چوتھے بات میں''80 کے بعد چند اہم خواتین خودنوشت نگار''میں چنندہ خواتین خودنوشت نگار کو شامل کیا ہے۔پانچویں باب میں''80 کے بعد کی خودنوشتوں کی زبان واسلوب کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔